چیستانِ مرزا نمبر ۲
(آدم ثانی)

ہماری مرزا صاحب کو جو باریک نکات سوجھتی ہیں شاید ہی کسی کو سوجھتی ہونگی - ماشاءاللہ آپ کی ذہانت اُس مشہور ذہین سے بھی بڑھی ہوئی ہے جسنے تیل کا کولہو دیکھکر بہت غور و فکر کے بعد یہ نتیجہ نکالا تھا کہ یہ آسمانی لوگوں کی سرمہ دانی ہے واہ سبحان اللہ یہ کیا کمال تھا - ہماری مرزا جی میں اس سے زیادہ کمالات ہیں - آپ تو خیر یت سے کل انبیاء علیہم السلام کے ہمنام اور ہم رتبہ ہیں بلکہ کل انبیاء کے اوصاف کمال کے جامع چنانچہ آپکے خلیفہ نا رشید حکیم نورالدین صاحب لکھتے ہیں کہ :-

"میں نے اس مضمون کو قبل از عشا حضرت امام ہمام خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا - آپنے فرمایا ان اعتراضوں کی اصل ہے معجزات اور خوارق کا انکار یہ لوگ اسی ایک مد میں ان تمام ہزاروں معجزات کو شامل کرتے ہیں جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے اور یہ لوگ اور ان کے دل و دماغ کے نیچری بھی بد قسمتی سے اسی قسم کے اعتراضوں یا وسوسوں میں مبتلا ہیں اور جہاں کسی معجزہ کا ذکر ہوا اُسے ہنسی اور ٹھٹھے میں اُڑا دیا - اسوقت مناسب یہ ہے کہ ان تمام سوالات کا ایک ہی جواب بڑی قوت و تحدّی سے دیا جاوے کہ جس قدر معجزات و خوارق انبیا علیہم السلام کے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن میں مذکور ہیں ان سب کے صدق اور حقیقت کے ثابت کرنے کے لئے آج اس زمانہ میں ایک شخص موجود ہے جسکا یہ دعویٰ ہے کہ اُسے وہ تمام طاقتیں کامل طور پر خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو ملی تھیں - جو عجائبات خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم و موسیٰ علیہما السلام کے ہاتھ پر منکروں کو دکھائے وہی عجائبات زندہ اور قادر خدا آج اُس کے ہاتھوں پر دکھانے کو موجود اور تیار ہے کوئی ہے جو آزمائش کے لئے قدم اُٹھائے" (نورالدین صفحہ)

حضرت عیسےٰ سے تو آپ کو مشابہت کا دعوےٰ ہے مگر ناظرین سنکر حیران ہونگے کہ آپ باوا آدم بھی ہیں یعنی آپکا نام ملاء اعلیٰ میں آدم ثانی بھی ہے چنانچہ آپنے اپنا آدم ثانی ہونا بڑے شد و مد سے ثابت کیا ہے - غور سے سنئے - آپ فرماتے ہیں :-

سو یہ زمانہ جو آخر الزمان ہے اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ایک شخص کو حضرت آدم علیہ السلام کے قدم پر پیدا کیا جو یہی راقم ہے اور اسکا نام بھی آدم رکھا جیسا کہ مندرجہ بالا الہامات سے ظاہر ہے اور پہلی آدم کی طرح خدا نے اس آدم کو بھی زمین کے حقیقی انسانوں سے خالی ہونے کیوقت میں اپنے دونوں ہاتھوں جلالی اور جمالی سے پیدا کرکے اس میں اپنی روح پھونکی کیونکہ دنیا میں کوئی روحانی انسان موجود نہ تھا۔ جس سے یہ آدم روحانی تولد پاتا اس لئے خدا نے خود روحانی باپ بنکر اس آدم کو پیدا کیا اور ظاہری پیدائش کے رو سے اسی طرح نر اور مادہ پیدا کیا جس طرح کہ پہلا آدم پیدا کیا تھا یعنی اس نے مجھے بھی جو آخری آدم ہوں جوڑا پیدا کیا جیسا کہ الہام یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ میں اس کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے اور بعض گذشتہ اکابر نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر یہ پیشگوئی بھی کی تھی کہ وہ انتہائی آدم جو مہدی کامل اور خاتم ولایت عامہ ہے اپنی جسمانی خلقت کی رو سے جوڑا پیدا ہوگا یعنی آدم صفی اللہ کی طرح مذکر اور مونث کی صورت پر پیدا ہوگا اور خاتم الاولاد ہوگا کیونکہ آدم نوع انسان میں سے پہلا مولود تھا سو ضرور ہوا کہ وہ شخص جس پر بکمال وتمام دورہ حقیقت آدمیہ ختم ہو وہ خاتم الاولاد ہو یعنی اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے۔ اب یاد رہے کہ اس بندۂ حضرت احدیت کی پیدائش جسمانی اس پیشگوئی کے مطابق بھی ہوئی یعنی میں توام پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا اور یہ الہام کہ یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے اس میں جو جنت کا لفظ ہے اس میں یہ ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی کہ جو میرے ساتھ پیدا ہوئی اسکا نام جنت تھا اور یہ لڑکی صرف سات ماہ تک زندہ رہکر فوت ہو گئی تھی۔ غرض چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنی کلام اور الہام میں مجھے آدم صفی اللہ سے مشابہت دی تو یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس قانون قدرت کے مطابق جو مراتب وجود دوریہ میں حکیم مطلق کی طرف سے چلا آتا ہے مجھے آدم کی خو اور طبیعت اور واقعات کے مناسب حال پیدا کیا گیا ہے چنانچہ وہ واقعات جو حضرت آدم پر گذری منجملہ ان کے یہ ہے کہ حضرت آدم

علیہ السلام کی پیدائش زوج کے طور پر تھی یعنی ایک مرد اور ایک عورت ساتھ تھی اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جسکا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا[1] اور یہ میری پیدائش کی وہ طرز ہے جس کو بعض اہل کشف نے مہدی خاتم الولایت کی علامتوں میں سے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ آخری مہدی جس کی وفات کے بعد اور کوئی مہدی پیدا[2] نہیں ہوگا خدا سے براہ راست ہدایت پائیگا جس طرح آدم نے خدا سے ہدایت پائی اور وہ ان علوم اور اسرار کا حامل ہوگا جنکا آدم خدا سے حامل ہوا اور ظاہری مناسبت آدم سے اس کی یہ ہوگی کہ وہ بھی زوج کی صورت پیدا ہوگا یعنی مذکر اور مونث دونوں پیدا ہونگے جس طرح آدم کی پیدائش تھی کہ ان کے ساتھ ایک مونث بھی پیدا ہوئی تھی یعنی حضرت حوا علیہا السلام - اور خدا نے جیسا کہ ابتدا میں جوڑا پیدا کیا مجھے بھی اس لئے جوڑا پیدا کیا کہ تا اولیت کو آخریت کے ساتھ مناسبت تام پیدا ہو جائے یعنی چونکہ ہر ایک وجود سلسلہ بروزات میں دور کرتا رہتا ہے اور آخری بروز اسکا بہ نسبت درمیانی بروزات کے اتم اور اکمل ہوتا ہے اس لئے حکمت الٰہیہ نے تقاضا کیا کہ وہ شخص کہ جو آدم صفی اللہ کا آخری بروز ہے وہ اس کے واقعات سے اشد مناسبت پیدا کرے سو آدم کا ذاتی واقعہ یہ ہے کہ خدا نے آدم کے ساتھ حوا کو بھی پیدا کیا سو یہی واقعہ بروز اتم کے مقام میں آخری آدم کو پیش آیا کہ اس کے ساتھ بھی ایک لڑکی پیدا کی گئی اور اسی آخری آدم کا نام عیسےٰ بھی رکھا گیا تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ حضرت عیسےٰ کو بھی آدم صفی اللہ کے ساتھ ایک مشابہت تھی لیکن آخری آدم جو بروزی طور پر عیسےٰ بھی ہے آدم صفی اللہ سے اشد مشابہت رکھتا ہے کیونکہ آدم صفی اللہ کے لئے جسقدر بروزات کا دور ممکن تھا وہ تمام مراتب بروزی وجود کے طے کر کے آخری آدم پیدا ہوا ہے اور اس میں اتم اور اکمل بروزی حالت دکھائی گئی ہے جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۰۵ میں میری نسبت ایک یہ خدا تعالیٰ کا کلام اور الہام ہے کہ خلق آدم فاکرمہ یعنی خدا نے آخری آدم کو

[1] ناظرین سطر ۱۳ کو دیکھیں کہ مہدی کو کل دنیا کے لئے خاتم الاولاد کہا ہے یہاں آپکو صرف اپنے والدین کیلئے خاتم الاولاد بتاتے ہیں بہت خوب (اڈیٹر)

[2] آپ تو ازالہ صفحہ ۱۹۵ پر مانتے ہیں کہ میرے جیسے دس ہزار بھی آسکتے ہیں بلکہ آپ بالفعل خود بھی جا بجا مہدی ہو چکے ہیں۔ بہتر تشریف لیجائیے - (اڈیٹر)

پیدا کرکے پہلے آدمیوں پر ایک وجہ کے اسکو فضیلت بخشی۔ اس الہام اور کلام الٰہی کے یہی معنے ہیں کہ گو آدم صفی اللہ کے لئے کئی بروزات تھی جنمیں سے حضرت عیسے علیہ السلام بھی تھے لیکن یہ آخری بروز اکمل اور اتم ہے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۵۶ ۔ ۱۵۰)

کیسی پرزور دلیل ہے کہ کوئی جواب نہ دے سکے مگر افسوس ہے کہ مخالفت نے مخالفوں کے دانت کیسے تیز کر رکھے ہیں کہ ایسی صاف اور شستہ تقریر پر بھی کئی ایک اعتراض کرتے ہیں۔ شلاً

(۱) یہ کہ اسکا ثبوت کیا ہے کہ حضرت آدم اور حوا توام (جوڑی) پیدا ہوئے تھے یہ دعوے محض گپ ہی نہیں بلکہ قرآن مجید کے صریح خلاف ہے صاف مذکور ہے خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا (خدا نے آدم کی بیوی اس میں سے یا اس کی جنس سے پیدا کی۔ ان دونوں توجیہوں کو تو الفاظ قرآنی برداشت کر سکتے ہیں مگر آپ نے جو فرمایا ہے کہ آدم اور حوا توام (جوڑی) پیدا ہوئی تھے۔ یہ محض گپ ہے (مرزائیو! کیا کہتے ہو؟)

(۲) آدم کا جوڑا جو بقول آپ کے اُن کے ساتھ پیدا ہوا تھا۔ اس غرض سے تھا کہ آدم اس سے اپنی حاجت بشری پوری کرے چنانچہ ارشاد ہے جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا تاکہ اُس کے ساتھ اپنی وحشت دور کر سکے مگر آپکی ہمشیرہ آپ کے ساتھ کس غرض کے لئے پیدا ہوئی تھی؟ (تیسری بھی

(۳) آدم کی مشابہت تو چاہتی ہے کہ آپ کی جوڑی یعنی ہمشیرہ جنت بی بی کا نکاح آپ ہی سے ہوتا! کیا اگر وہ زندہ رہتی تو آپ یہ مشابہت پوری کرتے؟ (شاید کوئی الہام ہو جاتا)

(۴) کیا آجتک آپ کے سوا دنیا میں اَور کوئی بھی توام (جوڑہ) پیدا ہوا ہے یا نہیں۔ پھر کیا وہ بھی آدم ثانی کہلانے کا مستحق ہے؟

(۵) ہاں سب سے آخر یہ ہے کہ جنت کے لفظ سے آپ کی ہمشیرہ جنت بی بی کی طرف اشارہ ہے تو الہام کا ترجمہ کیا ہوگا؟ یہ کہ اے مرزا تم مع اپنی بیوی نصرت جہاں بیگم کے اپنی ہمشیرہ کے اندر گھسکر آرام چین سے بسر کرو (واہ ؎ خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو) مرزائیو! یہ ترجمہ غلط ہو تو اطلاع دو۔ ہم تصحیح کر دینگے۔

اسی ضمن میں مرزا صاحب نے حضرت شیخ اکبر ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی نقل کیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

وہ اس پیشگوئی کو شیخ محی الدین ابن العربی نے فصوص الحکم میں فص شیث میں لکھا ہی اور دراصل یہ پیشگوئی فص آدم میں لکھنے کے لائق تھی مگر انہوں نے شیث کو الولد سر لابیہ کا مصداق سمجھکر اسی فص میں اس کو لکھدیا ہے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اسجگہ شیخ کی اصل عبارت نقل کردیں۔ اور وہ یہ ہے علی قدم شیث یکون اخر مولود یولد من هذا النوع الانسانی وهو حامل اسراره ولیس بعده ولد فی هذا النوع فهو خاتم الاولاد وتولد معه اخت له فتخرج قبله ویخرج بعدها یکون راسه عند رجلیها ویکون مولده بالصین ولغته لغة بلده ویسری العقم فی الرجال والنساء فیکثر النکاح من غیر ولادة ویدعوهم الی الله فلا یجاب ” (تریاق القلوب ص۱۵۸)

مناسب ہے کہ اس عربی عبارت کا ترجمہ ہم پہلے ناظرین کو سنائیں تاکہ دجال اکبر کا دجل ان کو بخوبی ذہن نشین ہو سکے۔ ترجمہ یہ ہے:۔

”حضرت شیث کے طریق پر سب سے آخر نوع انسانی کا ایک بچہ ہوگا اور وہ اس کے اسرار کو لئے ہوئے ہوگا اور اس سے بعد نوع انسانی میں کوئی بچہ پیدا نہ ہوگا پس وہ نوع انسانی کے لئے خاتم الاولاد ہوگا اس کے ساتھ اس کی ایک ہمشیرہ پیدا ہوگی۔ جو اس سے پہلی نکلیگی اور وہ اس سے بعد نکلیگا اس لڑکے کا سر اپنی ہمشیرہ کی دونوں ٹانگوں میں ہوگا اور اس بچے کی **ولادت گاہ** چین میں ہوگی اور اس بچے کی زبان یعنی گفتگو بھی اسی (چینی) زبان میں ہوگی۔ اس بچے کے بعد مردوں اور عورتوں میں عقم یعنی بے اولادی عام ہو جائیگی نکاح تو زیادہ ہونگے مگر بغیر اولاد کے وہ بچہ لوگوں کو اللہ کی طرف بلائیگا مگر اسکی سُنی نہ جائیگی“ (یعنی کوئی شخص اس کی ہدایت پر عمل نہ کریگا)

اس کلام کا مطلب صاف ہے کہ قریب قیامت کے نوع انسان میں ایک بچہ چین کے ملک میں پیدا ہوگا جو بڑا ہو کر چینی زبان میں چینیوں کو وعظ کریگا۔ اس سے بعد کوئی بچہ پیدا نہ ہوگا اور اس کے بعد آہستہ آہستہ دنیا کا خاتمہ ہو جائیگا۔

اب غور سے سنئے! کرشن قادیانی اسکو اپنے پر کسطرح لگاتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ:۔

”یعنی کامل انسانوں میں سے آخری کامل ایک لڑکا ہوگا جو اصل مولد اسکا چین ہوگا یہ

اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ قوم مغل اور[1] ترک میں سے ہوگا اور ضروری ہے کہ عجم میں سے ہوگا نہ عرب میں سے اور اسکو وہ علوم اور اسرار دئیے جائیں گے جو شیث کو دئیے گئے تھے اور اس کے بعد کوئی اور ولد نہ ہوگا اور وہ خاتم الاولاد ہوگا یعنی اس کی وفات کے بعد کوئی کامل بچہ پیدا نہیں ہوگا اور اس فقرہ کے یہ بھی معنے ہیں کہ وہ اپنے باپ کا آخری فرزند ہوگا اور اس کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوگی جو اس سے پہلے نکلیگی اور وہ اس کے بعد نکلیگا اس کا سر اس دختر کے پیروں سے ملا ہوا ہوگا یعنی دختر معمولی طریق سے پیدا ہوگی کہ پہلے سر نکلیگا اور پھر پیر اور اس کے پیروں کے بعد بلاتوقف اس پسر کا سر نکلیگا جیسا کہ میری ولادت اور میری توام ہمشیرہ کی ظہور میں آئی اور پھر بقیہ ترجمہ شیخ کی عبارت کا یہ ہے کہ اس زمانہ میں مردوں اور عورتوں میں بانجھہ کا عارضہ سرایت کریگا نکاح بہت ہوگا یعنی لوگ مباشرت سے نہیں رکیں گے مگر کوئی صالح بندہ نہیں ہوگا اور وہ زمانہ کے لوگوں کو خدا کی طرف بلائیگا مگر وہ قبول نہیں کرینگے[2]- اور اس عبارت کے شارح نے جو کچھ اس کی شرح میں لکھا ہے وہ یہ ہے۔

پہلا مولود جو آدم کو بخشا گیا وہ شیث ہے اور ایک لڑکی بھی تھی جو شیث کے ساتھ بعد اس کے پیدا ہوئی پس خدا نے چاہا کہ وہ نسبت جو اول اور آخر میں ہوتی ہے۔ وہ نوع انسان میں متحقق کرے اس لیے اس نے ابتدا سے مقدر کر رکھا تھا کہ طرز ولادت پسر آخری پسر اول سے مشابہت رکھے پس پسر آخر جو خاتم الخلفاء تھا اور بموجب اس پیشگوئی کے جو شیخ نے اپنی کتاب عنقا مغرب میں لکھی ہے وہ خاتم الخلفا اور خاتم الاولیا عجم میں سے پیدا ہونے والا تھا نہ عرب سے اور وہ حضرت شیث کے علوم کا حامل تھا اور پیشگوئی میں یہ بھی الفاظ ہیں کہ اس کے بعد یعنی اس کے مرنے کے بعد نوع انسان میں علت عقم سرائت کریگی یعنی پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہت رکھیں گے[3] اور انسانیت حقیقی صفحہ عالم سے مفقود ہو جائیں گے وہ حلال کو حلال نہیں سمجھیں گے اور نہ حرام کو حرام۔ پس انپر قیامت قائم ہوگی۔" (ص ۱۵۸ ۔ ۱۵۸)

مرزائیو! ایمان سے کہنا عربی عبارت کو سامنے رکھکر اپنے پیر مغاں کی کارستانی کو سمجھکر کہنا

[1] آپکے تو (بقول آپکے) لاکھوں مرید ہیں پھر یہ پیشگوئی آپ پر کیسے صادق آسکتی ہے؟ (اڈیٹر) [2] حمل کتاب میں اس طرح ہے (اڈیٹر) [3] اگر یہ پیشگوئی آپکے حق میں ہے تو معلوم ہوا کہ کل مرزائی وحشی ہیں کیونکہ آپکے بعد کوئی صالح بندہ پیدا نہ ہونا چاہئے - مرزائیو! کیا کہتے ہو؟ (اڈیٹر)

کیا عربی عبارت کا یہی مطلب ہی جو کرشن جی کہتے ہیں؟ بھلا اتنا تو بتلاؤ کہ یعنی در یعنی لگانے کا کرشن جی کو کیا حق ہے - کیا تم ایمان سے کہہ سکتے ہو کہ یکون مولدہ بالصین کے مطابق مرزا صاحب پر یہ عبارت چسپاں ہو سکتی ہے؟ پھر اس طرفہ بر طرہ یہ ہے کہ آپ حقیقۃ الوحی میں اسی عبارت کو ایسا صاف محرف کرتے ہیں کہ بنارسی ٹھگوں کے بھی کان کتر ڈالے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

"شیخ محی الدین ابن العربی نے لکھا ہے کہ وہ چینی الاصل ہوگا"۔ صہ

اس کمال ڈھٹائی کو دیکھئے کہ جس عبارت کو آپ ہی نقل کرتے ہیں اُسی کو دوسرے مقام پر ایسا بگاڑتے ہیں کہ بے ساختہ منہ سے نکلجاتا ہے کہ ؎

کارِ شیطاں - مے کند نامش ولی + گر ولی اینست لعنت بر ولی

لطیفہ - ناظرین یہ سُنکر حیران ہونگے کہ مرزا صاحب اس جگہ تو حضرت ابن العربی کا قول سند لاتے ہیں مگر تقریر وحدۃ الوجود میں انہی ابن العربی اور انکے مذہب کی نسبت وہ بے نقط سُنائی ہیں کہ الامان - مگر یہاں انہی کے قول کو (اور وہ بھی محرف کر کے) پیش کیا ہے - کیا سچ ہی ؎

اُس نقش پا کے سجدے نے یاں تک کیا ذلیل + میں کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل چلا +

ہمنے جناب مسیح موعود کو کیا دیکھکر قبول کیا؟

اس عنوان سے ایک طویل مضمون قادیانی اخبار الحکم ۷ جنوری میں نکلا ہے جو کئی ایک نمبروں میں ختم ہوا ہے - اس مضمون کا لکھنے والا ایسا طول نویس ہی کہ ہم جس مضمون پر اُس کے دستخط دیکھ پاتے ہیں اُس کو نہیں پڑھتے - اگر بغور دیکھا جاوے تو یہی مرزا صاحب کا پکا مرید ہے - جس طرح مرزا صاحب طول نویسی میں مشاق ہیں یہ راقم بھی کم نہیں بلکہ اُن سے بھی کسی قدر زائد - مگر ایک دوست کی فرمائش سے ہم نے بادل ناخواستہ اس مضمون کو پڑھا اور جواب کی طرف توجہ کی - سُنئیے!

ساری مضمون کا خلاصہ دو فقروں میں ہے جو خود راقم ہی کے الفاظ میں نقل کر دیتے ہیں - راقم مضمون لکھتا ہے کہ -